THINGS ETERNAL.

انادی اشیاء

مصنفہ

پادری پال کیول سنگھ مرحوم سابق مشنری اے پی مشن پنجاب

جسے

کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا

نے بمعرفت

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

شائع کیا

۱۹۲۷

بار اول　　(۱۰۰۰)　　قیمت ۳/

C. P. R. S. LAHORE

اناوی اشیاء

اور

اُن کی عقلی اور نقلی تحقیقات

اوّل پنڈت دیانند جی کے دعوے کی پڑتال اناوی اشیا کے بارے میں خود اُنھیں کے اقوال سے

یہ تو مشہور و عام ہے کہ ہمارے آریہ سماجی بھائی اپنی کتابوں کے مطابق یا غیر مطابق تین چیزوں یعنی ایشور ـ جیو ـ پرکرتی یا بہ الفاظ دیگر خدا ـ روح اور مادہ کو انادی (یا نتیہ) یا ازلی مانتے ہیں ـ یعنی نہ ہی وہ کسی سے بنے ہیں اور نہ ہی وہ فنا ہونگے ـ لیکن اُن کی دینی کتابوں خصوصاً پنڈت دیانند جی کی "رگ وید آدی بھاشیہ بھومیکا" اور "ستیارتھ پرکاش" کو دیکھنے سے جو اُن کے ہاں نہایت ہی معتبر اور مستند کتابیں ہیں اور "ویدوں" کا حکم رکھتی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہی تین چیزیں بلکہ اُن کے سوا اور بھی کئی چیزیں ازلی یا انادی ہیں ـ یعنی

(۱) ایشور ـ اس کے لئے حوالجات کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر مسلمہ عام ہے ـ اور اکثر اُن کتابوں میں مذکور ہے ـ مزید بیان کیلئے دیکھو ٹریکٹ [illegible]

(۲) جیو یعنی روح ـ چنانچہ لکھا ہے کہ جیو اور ایشور دونوں بالذات چیتن

روح، عقل، طبیعت دونوں کی پاک غیر فانی وعارمک وغیرہ ہے" (ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۰۰) "جیو (روح) اس کا ثبوت (ازلی) یعنی قدیم ہے۔ اور اس کے اعمال بھی پرواہ (روپ (دور تسلسل) سے غیر (ازلی) ہیں" (ایضاً صفحہ ۲۰۳) پھر منتشیوں کے خلاف لکھتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں سوامی دیانند جی لکھتے ہیں "جیو اور کرموں کا تعلق چھلکے اور بیج کی طرح نہیں بلکہ انہوں کا تعلق سوائی (یعنی لازم ملزوم) ہے" (ایضاً صفحہ ۵۵۳، ۵۵۴) پھر اس سوال کے جواب میں کہ "وہ چار رشی تو دنیا کے شروع میں پیدا ہوئے تھے پھر ان کے پہلے پن (نیک اعمال) کہاں سے آ گئے؟" پنڈت جی لکھتے ہیں کہ "تمام جیو اپنی ذات سے انادی (ازلی) ہیں۔ اور ان کے اعمال اور یہ تمام ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور تسلسل) سے انادی (ازلی) ہے" (دیکھو [illegible] صفحہ ۱۱) ان کے علاوہ مذکورہ بالا ہر دو کتابوں میں اور بہت سے مقامات ایسے پائے جاتے ہیں جن میں جیو اور اس کے کرموں اور صفات کو انادی مانا گیا ہے۔

(۲) جیو کے کرم ازلی ہیں۔ دیکھو اوپر نمبر ۱ میں حوالجات۔ لیکن ظاہر ہے کہ کرم دو قسم کے ہیں اچھے اور برے۔ البتہ ہر دو اقسام کے کرم ازلی ہوئے۔ اور جب بندھ اور مکتی بھی انادی ہیں (دیکھو نیچے نمبر ۱۰) تو کرم جو ان کا موجب ہیں وہ بھی انادی ہوئے۔ اور بقول پنڈت دیانند جی جب کہ "ہر شے غیر فانی ہوتی ہے اس کی تمام صفات اور فعل بھی غیر فانی ہوتا ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۱) تو جیو کے کرموں کے ازلی ہونے میں کوئی شک باقی نہ رہا۔

(۳) یہ کائنات ازلی ہے۔ چنانچہ رقم ہے "یہ تمام ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور تسلسل) سے انادی (ازلی) ہے" (دیکھو [illegible] صفحہ ۱۱) "سوال۔ کبھی دنیا کا آغاز ہے یا نہیں؟ جواب نہیں۔ جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن۔ نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش کے پہلے پرلے اور پرلے کے پہلے پیدائش۔ نیز پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے پیچھے پیدائش ازلی زمانہ سے ہی دور چلا آتا ہے اس کا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن یا رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے اسی طرح پیدائش اور پرلے کا آغاز اور

اختتام ہو چکا ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۵)۔

(۳) پرکرتی ازلی ہے "ایشور جیو کائنات کی علت مادی پرکرتی یہ تینوں چیزیں ازلی ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۹) "تم گنوں کی حالت مجموعی یعنی پرکرتی" (ایضاً صفحہ ۲۱۰) "غیر فانی علت مادی یعنی پرکرتی" (ایضاً صفحہ ۲۲۳ و ۲۴۳)۔

(۴) وید ازلی ہیں۔ سوامی دیانند جی ایشور کی چند صفات کا ذکر کر کے آخر میں لکھتے ہیں "انہیں صفات مذکورہ بالا سے موصوف اور ہمیشہ غیر متغیر بالذات غیر حادث ازلی و ابدی العلم ایشور سے ظاہر ہونے اور اس ایشور کے علم میں موجود رہنے سے وید کا حق العلم سے متصور غیر فانی ہونا ثابت ہے" (رگ وید بھومکا صفحہ ۱۸)۔ پھر صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں "کہ جو نیست ہے وہ ہست نہیں ہو سکتا اور جو ہست ہے وہ نیست نہیں ہو سکتا (یعنی) نیستی سے ہستی اور ہستی سے نیستی ہونا ناممکن ہے۔ جو ہے وہی ہوگا۔ اس منطق سے بھی وید وغیرہ کا غیر فانی ہونا ناقابل تردید ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۳) ویدوں کے دائمی ہونے کا ثبوت ان الفاظ میں مسطور ہے "جو ایشور کے دائمی ہونے کے باعث اُس کے علم وغیرہ صفات بھی دائمی ہیں۔ جو اشیاء دائمی ہیں ان کی صفات اور فعل اور خواص بھی دائمی ہیں۔ اور غیر دائمی جوہروں کے غیر دائمی ہوتے ہیں"۔

(۵) ویدوں کے الفاظ ازلی ہیں۔ ویدوں کے انادی ہونے کی بابت لکھتے ہوئے پنڈت جی آریہ اس پر پنڈت گرو دت جی کی شہادت ان الفاظ میں درج کرتے ہیں "پنڈت گرو دت جی بھاشیہ کے مصنف پنڈت گرو دت جی کتاب مذکور کے پہلے آہنگ اور نیز کئی مقاموں پر لکھتے ہیں کہ جس قدر الفاظ ویدوں میں آئے ہیں۔ اور نیز وہ الفاظ جو دنیا میں مشہور ہیں سب غیر فانی ہیں کیونکہ الفاظ کے اندر غیر متغیر غیر متحرک حروف ہوتے ہیں جو ابتداء ہی سے بدلی اور تغیر قبول نہیں کرتے" (صفحہ ۱۰)۔

(۶) دنیا بھر کے الفاظ ازلی ہیں (دیکھو نمبر ۵ میں پنڈت جی کا عقیدہ) نیز دوسرے مقام میں لکھتے ہیں "ویسے لفظ آکاش کی طرح ہمیشہ غیر فانی ہے۔ اور وید کے ان حوالوں سے

تمام لفظوں کا غیر فانی ہونا ثابت ہے پھر وید کے لفظوں میں تو کلام ہی کیا" (دیکھو صفحہ ۲۱)۔

(۹) آکاش ازلی ہے (دیکھو نمبر ۹ میں حوالہ) نیز دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۰۵ جہاں مترجم کا نوٹ "آکاش کی کبھی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ وہ اتصال سے پیدا نہیں ہوتا" حالانکہ مذکورہ بالا اشیاء کی پرلے اور پیدائش دونوں ہوتے ہیں اور پھر بھی وہ انادی یا ازلی ہی ہیں تو آکاش کے انادی ہونے میں کلام ہی کیا۔

(۱۰) بندھ اور موکش بھی انادی ہیں نمبر ۲ کے اس بیان سے کہ جیو اور اس کے کرم دونوں انادی ہیں صاف نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بندھ اور موکش بھی انادی ہیں کیونکہ انادی کرموں کے خواہ وہ نیک ہوں یا بد پھل بھی (یا موکش اور بندھ بھی) انادی ہونگے۔ کیونکہ کارن اور کاریہ میں سمواۓ سمبندھ یعنی لازم ملزوم کا تعلق ہوتا ہے۔ اور پنڈت دیانند جی بھی فرماتے ہیں کہ "جیسے اس وقت جیو بندھ اور مکت ہیں ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں بندھ اور موکش کا نہایت انقطاع ہرگز نہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۷ و ۲۲۸)۔

انادی اشیاء کی مذکورۃ الصدر فہرست پر جب ہم سطحی نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ ان دس انادی اشیاء میں سے ایشور اور جیو تو چیتن ہیں۔ یعنی ذی عقل اور صاحب ہوش و شعور ہیں۔ طبیعت بمعنی پرکرتی غیر فانی اور دھارمک وغیرہ ہے اور (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۰)۔ مگر باقی ماندہ آٹھ چیزیں جڑ یعنی غیر ذی عقل اور غیر صاحب ہوش و غیر شعور ہیں۔ یا اگر ہم ان چیزوں کو جن کا باہم کچھ بھی پیوستگی یا لازم پایا جاتا ہے ایک ایک جنس میں یکجا کریں تو ان کی تعداد یوں ہوگی۔ (ایشور۔ جیو۔ کرم بندھ اور موکش) کال۔ ستانت دیہہ پرکرتی۔ دنیا بھر کے مشہور الفاظ) وید (وید کے الفاظ) آکاش۔ یعنی کل پانچ چیزیں رہ جاتی ہیں جو اپنے نام صفت فعل اور فطرت میں مختلف ہیں تو سوال لازم آتا ہے کہ ان کے درمیان ایسی مغائرت اور مخالفت کیوں ہے پھر پنڈت جی کے قول کے مطابق پرکرتی دو تم گنوں کی ہیئت مجموعی

ہے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵۱) ۔ اور جیو اور ایشور پاک اور صاف وغیرہ ہیں (جیسا کہ اوپر مذکور ہوا) تو ستوگن کی حیثیت مجموعی ہوئے ۔ اور یہ دونوں گن مادی ہیں کیونکہ مادی چیزوں کی صفت اور فطرت ہیں۔ تو رجوگن سے وہ خالی ہوئے اور تموگن حادث ہوا۔ لیکن کائنات ان سے مرکب دیکھتے ہیں کہ وہ تینوں گنوں سے مرکب ہے یا تینوں گنوں کی حیثیت مجموعی ہوتی ہے۔ اور رجوگن کی یاد سے کہیں نہیں گیا پر اگر جیو اور ایشور میں ستوگن ہیں اور کائنات ان سے مرکب ہے تو تینوں گن پائے جاتے ہیں تو کائنات جیو ایشور اور پرکرتی کی مرکب ہوئی۔ اس صورت میں جس طرح جیو اور پرکرتی کائنات میں شامل ہیں اسی طرح ایشور بھی کائنات میں شامل ہے پس کائنات ایشور جیو اور پرکرتی سے مرکب ہوئی ہے ۔ یعنی ان تینوں چیزوں سے مرکب ہے اور جو مرکب ہے وہ حادث ہے۔ پس چونکہ کل حادث ہے اسلئے اس کے اجزا بھی حادث ہوئے۔ چونکہ وید اور کائنات تینوں گن نہیں ہیں اور پرکرتی بھی جو ہے وہ تینوں نہیں پس وید اور کائنات ساوی [illegible] پرکرتی کے [illegible] تینوں کی حیثیت مجموعی ہے۔ اسلئے وید اور کائنات بھی تمام گنوں کی حیثیت مجموعی ہوئے [illegible] ستوگن اور [illegible] گن سے خالی ہوئے۔ اور اگر وید [illegible] مجموعی ایک جانب ایشور کے ساتھ ہوا اور دوسری جانب انسان کے ساتھ تو [illegible] حیثیت مشترک ہوگئے ۔ اور چونکہ وید اور ویدوں کے الفاظ غیر متحرک وغیرہ حروف سے مرکب ہے اور وید الفاظ سے مرکب ہیں لہٰذا وہ جڑ ہیں۔ کیونکہ جڑ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ متحرک ہو بالارادہ ۔ نیز چونکہ وید مرکب ہیں اس لئے وہ حادث ہوئے۔ کیونکہ وہ الفاظ کے اتصال سے بنے ہیں اسلئے وہ ازلی یا غیر فانی یا دائمی نہیں۔ پس ان دس یا کم از کم پانچ اتہامات میں ما بہ الاشتراک اور ما بہ الافتراق کیوں؟

پھر اگر ان دسوں چیزوں کو ازلی تسلیم کیا جائے تو لازم ہے کہ وہ ابدی بھی مانے جائیں کیونکہ جو ہست ہے وہ نیست نہیں ہو سکتا۔ (دیکھو صفحہ ۱۲) اور جن کی پیدائش نہیں اُن کی فنا بھی نہیں۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور فعل اور فطرت میں سب اسی یعنی ازلی و ابدی ہونے کے سبب سے اپنی ہستی قیام فطرت اور فعل میں محتاج بالغیر نہیں۔ یعنی وہ ان میں سے کسی امر میں کسی کے محتاج نہیں۔ اور نہ ہی سب مل کر کسی ایک کے محتاج ہیں۔ پس وہ سب ان امور مذکورہ میں مساوی ہیں۔ اور جہاں مساوات ہے وہاں کسی کو کسی کا احتیاج نہیں اور نہ فیاض کا کمال ہے۔ اگر ان میں سے کوئی کسی امر میں کسی سے کم ہے تو وہ اس کا نقص ہے اور ناقص شئے ہمیشہ زوال پذیر اور فنا پذیر ہوتی ہے۔ پس مساوی ہونے کی وجہ سے وہ ہر امر میں مستغنی عن الغیر ہیں اور محتاج بالغیر نہیں لہٰذا ان میں سے کسی کا کسی پر قبضہ و اختیار ممکن نہیں۔ لیکن کیا ہم روز مرہ کے تجربہ و مشاہدہ سے اور علم سے یہ بات نہیں کہ ہر ایک چیز دوسرے کی محتاج ہے۔ اور آخر سب چیزیں صرف ایک چیز یعنی بالذات پاک ازلی ابدی عالم کی ہستی کی محتاج ہیں۔ پس جو محتاج ہیں وہ اپنی ہستی قیام فطرت اور فعل میں ناقص ہونے کی وجہ سے اس ہستی سے کم ہیں جس کے وہ محتاج ہیں اور صرف ایک ہی ہستی غیر محتاج بالغیر ہو کر تمام محتاج الغیر چیزوں پر قبضہ اور مالکانہ قدرت اور اختیار رکھتا ہے۔ اور وہ خداوند ہے۔ لیکن اگر سب کو ازلی اور ابدی لامحتاج مانا جائے تو ان سب میں مساوات ہوگی اور جہاں مساوات ہے وہاں احتیاج اختیار اور قبضہ مفقود ہے۔

انجیل شریف میں بھی بعض ازلی اشیا کا ذکر آیا ہے۔ اسلئے ناظرین رسالہ ہٰذا ان پر بھی ذرا نظر ڈالیں ۔ ۔ ۔ ۔ جو بنائے عالم کے وقت سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے" (دیکھو متی ۲۵: ۳۴) ... یہ وہی ہے جس نے وعدہ کیا تھا کہ میں الف اور یا ہوں ... یہ

ازل اور آخر ہوں (مکاشفہ ۱: ۸) وہ عہد جس پر ایمان لانے والوں کو یہ حقوق حاصل ہیں
ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے ہم کو مسیح میں آسمانی
مقاموں پر ہر طرح کی روحانی نعمت بخشی۔ چنانچہ اس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر اس
میں چن لیا تاکہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں ۔۔۔ اسی میں
ہم بھی اس کے ارادے کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر
میراث بنے (افسیوں ۱: ۳ سے ۱۱)۔ اگر کوئی کتاب ازلی ہو بھی جب تک ہم اس
ازلیت اور حیات ابدی و نجات سرمدی میں حصہ نہ لے سکیں تو ہمیں کیا فائدہ؟ پس اس
ازلی و ابدی کلام پر ایمان لا کر ابدی میراث کے وارث ہو۔

لیکن باوجود اس کے یہ کہنا کہ جیو اور پرکرتی بھی ایشور کی طرح ازلی ہیں نہ صرف نامعقول ہی
نہیں بلکہ محض فضول ہے کیونکہ ان کے درمیان یعنی جیو اور ایشور کے یا جیو اور پرکرتی کے
یا ایشور اور پرکرتی کے درمیان اگر یہ تینوں چیزیں ازلی مانی جائیں کسی قسم کا سمبندھ
نہیں رہتا۔ پنڈت دیانند جی نے جو ان کے درمیان راجہ اور رعیت کا سمبندھ قائم کیا ہے
وہ درست نہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ "جیسے راجہ اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے
ہیں اور رعایا راجہ کے ماتحت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادی
اشیاء ہیں۔ جب پرمیشور سب مخلوق کو بنانے والا اور جیو کے اعمال کا ثمرہ دینے والا سب
کا منتظم سب کا محافظ اور لامحدود طاقت والا ہے تو محدود طاقت والی رعیت
اور مادی اشیاء اس کے ماتحت کیوں نہ ہوں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۱)۔ ہاں اگر
سب چیزوں کا جس میں جیو اور پرکرتی اور وہ سب مذکورہ چیزیں بھی شامل ہیں جن
کو مادی مانا جاتا ہے ایشور ہی بنانے والا یعنی خالق ہے تب تو جیو اور پرکرتی کے اور ایشور
کے درمیان مخلوق اور خالق کا سمبندھ یعنی تعلق ضرور رہے گا اور چونکہ مخلوق نے اپنی
ہستی، بقا، قدرت اور نفس میں اپنے خالق کی محتاج ہے اسلئے مخلوق اشیاء اپنے خالق

کے ماتحت بھی ہوئی اور راجہ اور رعیت کا تعلق اُن میں ہونے کے سبب وہ سب چیزیں ایشور کے قبضہ اور اختیار میں ہیں۔ اور یہ مثال درست ہے۔ لیکن جب ایشور پرکرتی اور جیو وغیرہ انادی اشیاء کا "بنانے والا" بھی نہیں اور ایشور خالق اور وہ اشیاء "مخلوق" بھی نہیں۔ تو اُس میں اور اُن میں کسی قسم کا تعلق نہ ہونے کے سبب سے اُس کا اُن پر کسی قسم کا قبضہ اور اختیار بھی نہیں۔ اور جب اُس کو اُن پر کسی قسم کا اختیار نہیں تو وہ جیو کے اعمال کا ثمرہ دینے والا سب کا حسب کرم ٹھیک ٹھیک موافق اور با اختیار و طاقت والا" بھی نہیں ہو سکتا اور بغیر سبب جیو اور اس کے گھر میں اور گھر والوں کے بھلائی خیر دعا اور کوشش ہی پر منحصر ہے تو پھر ثمرہ کا کچھ بھی اتفاق نہ رہا۔ جب ایشور اور جیو اور اقل چیزیں بالذات ہیں۔ اور حیثیت دونوں کی ایک ازلی اور ابدی وغیرہ ہے یعنی ذات صفات اور طبیعت میں دونوں مساوی ہیں۔ تو پھر اُن کے ماتحت ہونے کے کیا معنی؟ ماتحت تو وہی ہوتا ہے جو اپنا ہستی قیام فعل اور فطرت میں کسی ایسی ہستی کا محتاج ہو جو اپنی ہستی قیام فعل اور فطرت میں کسی کا محتاج نہ ہو۔ یاد رہے کہ ہمارا روئے سخن ازلی وجودوں کی طرف ہے نہ کہ بنانے والے وجود اور بنے ہوئے وجودوں کی طرف۔ سوال تو وہاں ہی ہوا کہ چیزوں کے ساتھ جو کے تعلق کا نہیں بلکہ ازلی یعنی انادی چیزوں کے ساتھ ایشور کے تعلق کا ہے۔ سوامی جی نے اس جگہ خوب مغالطہ دیا ہے۔ پس نہ تو جیو اور پرکرتی اور دیگر اشیاء ایشور کے ماتحت ہو سکتی ہیں نہ ایشور کو اُن پر حق حاکمانہ اور قبضہ کسی طرح سے حاصل ہو سکتا ہے۔ پس سوامی جی کی راجہ اور رعیت والی مثال ایشور اور جیو اور پرکرتی کے باہمی تعلق کے بارے میں بالکل نادرست اور مغالطہ دہ ہے۔

پھر راجہ کو رعایا پر کئی طرح سے حق حاصل ہوا کرتا ہے۔ مثلاً وہ حق جو راجہ کو اپنے باپ دادوں سے مسلسل حاصل ہوتا ہے۔ یعنی حق موروثی یا کسی ملک پر حملہ کرکے اور جبراً وہاں کے لوگوں کو فتح کرکے اپنے قبضہ و اختیار میں لے آنا۔ یعنی حق فاتحانہ حاصل ہوتا ہے

وہ اُن کے پہلے راجہ کو اُن سے جبراً جدا کر دیتا ہے۔ اُس کی حکومت کو غصب کر لیتا ہے لوگوں کی آزادی آرام اور خوشی زائل کر دیتا ہے گو بعد میں اچھی روش اور اختیار سے امن پیدا کرکے اُن کو دوبارہ بھی طور پر خوش اور مطمئن کرے۔ یہ فاتحانہ اختیار ہے۔ ظلم اور جبر ہے ناشائستہ ہے [illegible] اپنے پہلے راجہ کے [illegible] اگر کوئی [illegible] دوسرے راجہ کے حسن اخلاق اور نیک سلوک [illegible] سے خوش ہو کر اپنے پہلے راجہ سے بغاوت کرتی اور دوسرے کو اپنا راجہ بنا لیتی ہے [illegible] اور محبت [illegible] جنہوں نے [illegible] کی بابت [illegible] ہیں کہ حقیقی [illegible] بالکل [illegible] ہیں یہ تین قسم کا حق [illegible] اور باقی دیگر ناحق [illegible] ہے [illegible] راجہ اور رعیت [illegible] کی غرض [illegible]

پھر [illegible] اور اُس کے کرموں [illegible] اختیار [illegible] دنیا [illegible] پھلوں [illegible] ہیں [illegible] انتقال ہرگز نہیں [illegible] کے ہاتھ سے نکل گیا۔ کیونکہ اول تو [illegible] سوائے [illegible] لازم و ملزوم کا تعلق ہوتا ہے۔ جیسے آگ میں ہاتھ ڈالو جل جاتا ہے۔ زہر کھا لینے سے آدمی مر جاتا ہے۔ [illegible] وغیرہ۔ اسی طرح جیو اپنے بھلے اور برے کرموں کا نتیجہ خود بخود بھوگ لیتا ہے [illegible] اُن کا نتیجہ بھی خود بخود اُن کو بالضرور [illegible] نہیں [illegible] سے انفصال نہ ہوں اور اُن کے نتائج آپ سے آپ [illegible] کیونکہ ازلیت اُن پر طاری ہے اور [illegible] کی قید سے خارج اور سوائے [illegible] سے جڑے ہوئے پھر دنیا میں جو اعمال ہوتے ہیں وہ سب کے سب یا تو نسبتاً بھلے اور برے ہوتے ہیں یعنی

کیا معنی رکھتا ہے۔ تجرد ذاتی عاری ہے؟ جس کی کسی قسم کا فرق مجرد و مجرد حاصل نہیں
ہے۔ شاید یہ کا یہ مطلب ہے کہ ایک وقت میں دیو سے نیک احساس ہوتے ہیں اور وہ کی
کی خوشی محسوس ہوتا ہے جو ہر ایک حال کا پہل ہے۔ پھر پیچھی ہو سے حاصل کرتا ہے اور بعد میں
ذات ہو سے حاصل کا پہل ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دوم - [illegible]

[illegible]

[illegible] دیوتاؤں کے عامل ہیں۔ دوسرے یہ ویدوں کی تعلیم [illegible] نہیں [illegible] ویدوں میں [illegible] تعلیم
[illegible] نہیں [illegible] آواگون [illegible] بہت سال [illegible] شرتی [illegible] تسلیم
[illegible] ہوتا ہے [illegible] ویدوں کی [illegible] مشاہدے [illegible]
[illegible] کے [illegible] عقیدے کے متعلق ویدوں سے [illegible] تعریف [illegible]
[illegible] کے بارے میں اپنی [illegible] رکھتے [illegible]
[illegible] مختلف [illegible]
[illegible] مشتبہ [illegible] احتیاج
[illegible]
[illegible] پنڈت [illegible]
اس [illegible] کائنات [illegible] شی کا [illegible] ثابت کی
[illegible] ایسا نہیں کہنا چاہئے کیونکہ انہوں کا [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مقامات پر [illegible]
[illegible] سے پیشتر موجود تھا [illegible]
[illegible] تھا [illegible] (۲) اس کائنات سے پہلے
[illegible] موجود تھی [illegible]
[illegible] (۳) اس سے پیشتر [illegible] موجود تھا [illegible]
[illegible] اس سے پہلے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ایشور کے سوائے کوئی بھی چیز اس نیم (نعمت) اس صورت میں ویدوں کا کہنا درست ورنہ یا تو جی کا کہنا غلط ہوا۔ اسی طرح جب "اس کے سوا کسی دوسرے کو طاقت نہیں کہ موکش دے سکے" موکش جس کے اختیار میں ہے۔" تو ظاہر ہے کہ موکش [illegible] نہیں ورنہ ویدوں سے موکش پانا دیوی [illegible] کا کام اختیار کیسے ہوا کیونکہ موکش "سادھن" ہے اور ایشور کی "پرارتھنا" سادھن ہے جو اپدیش کرتے ہیں وہ سادھن ہیں۔ ان وسائل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے ہرگز [illegible] ستیارتھ پرکاش [illegible] سیٹے "موکش اسی کے اختیار میں ہے۔ دیا ہی کی عنایت سے ملتی ہے۔ اسلئے یجروید دھیائے تیسواں منتر ۲۱ (رگوید کا صفحہ ۳۳) میں موکش کے لئے ان الفاظ میں پرارتھنا کی گئی ہے۔

"اے ودوان [illegible] ایشور اپنی عنایت سے مجھ [illegible] موکش [illegible] کی خواہش کا پورا کر اور مجھے تعلیم [illegible] عمدہ حکومت عطا کر۔ [illegible] تمام شان و شوکت جملہ اوصاف و کمالات اور نیک اعمال [illegible] قائم کر۔ [illegible] کامل قادر مطلق پرمیشور مجھے تمام نیک اوصاف حاصل ہوں۔ [illegible] میرے کل عیب اور بد خیال دور ہوں۔ میں جلد [illegible] اوصاف عیب والا [illegible] پسندیدہ ہو جاؤں۔" کیسی اچھی پرارتھنا ہے [illegible] دوسرے سے مانگتا ہے جو چیز انسان کے پاس نہیں بلکہ دوسرے کے پاس ہے اور اس کے حقیقت میں ہے اور انسان اس کا محتاج ہے وہ اس سے مانگتا ہے اور بڑی عاجزی سے [illegible] ہے کہ [illegible] مجھے موکش تمام عالم حکومت شان و شوکت۔ تمام اوصاف و کمالات نیک اعمال حاصل ہوں۔ [illegible] اپنی عنایت سے [illegible] کہ "میرے کل عیب اور بد خیال دور ہوں" وغیرہ [illegible] ایشور کے ساتھ [illegible] ایشور ہی کی [illegible] میں [illegible] ایشور سے ایسی چیز [illegible] مانگ [illegible] ہے جو [illegible] پاکیزگی [illegible] شامل ہیں [illegible] ہو سکتے ہیں [illegible] جن میں بہت سے عیب اور بد خیال [illegible] جاتے ہیں

اور تمام اوصاف حمیدہ اور کمالات پسندیدہ سے خالی ہے اور بندھن میں ہے۔ جیسے ایشور سے
پرمیشور نہیں ہے جس کے اختیار میں سب کچھ ہے اور جو اس سے مانگتے ہیں اُن کو دیتا ہے
کیونکہ ایک کو مانگنا اور دوسرے کا دینا ثابت نہیں کرتا کہ مانگنے والا محتاج بالغیر ہے اور دینے والا
محتاج بالغیر نہیں ہے۔ اس واسطے کہ یہ ایک خط اور دوسرا مفہوم ظاہر کرتا ہے کہ جو
محتاج بالغیر ہے لہٰذا حادث ہے۔ وہ کسی اصول حسنہ کا نہیں بلکہ پرمیشور کی "قابلیت" پر
منحصر ہے۔ جیو اپنے کرموں اور بندھ و موکش کے [illegible] ہونے کے خیال کا نتیجہ
اس دنیا میں چلتا بلکہ اس کے بالکل برعکس تعلیم دیتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے
"اس پرلے [illegible] پرمیشور نے پرکرتی میں [illegible] کے 2 پانی سے [illegible] دیکھ لیجیے
یہی صورت آگ کی [illegible] سے پانی پیدا کیا۔ اور اس کو ہوا سے اور ہوا کو آکاش سے اور
آکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ یہ تمام قدرت و صفت اسی کی ہے
دیسے آسمان زمین [illegible] پیدا ہونے سے پیشتر تمام کائنات پرمیشور کی قدرت میں
حالت عدم میں موجود تھی۔ اس وقت یہ تمام کائنات حالت عدم میں ہونے کی وجہ سے
اس قسم کی تھی جیسی کہ اب ہے۔ یہ تمام کائنات اس آنند جیون صورت کی قدرت کا
جزو ہی تو ہے۔ اسی کی قدرت سے یہ کائنات تمام محسوس ہیں ان موجودات حیوان اور
انسان بھی صورت پذیر ہوئے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ [illegible])۔
تو پرمیشور [illegible] ایک حیوانی [illegible] کے [illegible] جزو [illegible] کائنات کے
[illegible] سب کا مستقل [illegible] اور مادہ [illegible] قدرت [illegible] یہ تمام
کل کائنات پیدا و ظاہر ہوتی ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ [illegible])۔
تعجب کہ [illegible] پرمیشور کے منکر [illegible] ہے جسکو [illegible]
نہیں جانتے [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کو [illegible] قائم کرتا ہے [illegible]
ہونے کی وجہ سے [illegible] پیشتر موجود تھا [illegible] مشہور و معروف تھا [illegible]

جواب نمبر ۱۰ [illegible] کا صحیح [illegible]

ان منتروں میں ذیل کے [illegible] منتروں کے ترجمہ میں فرق [illegible] مثلاً [illegible] قدرت یعنی [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] عبادت [illegible] یعنی [illegible] کی طرح [illegible]

[illegible] [illegible] مترجم کی [illegible] سوامی جی کا [illegible]

[illegible] قبول [illegible] اقلیت کے لئے [illegible] کے [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] یعنی [illegible] [illegible] یعنی [illegible]

[illegible] سب مخلوقات کا مالک [illegible] کائنات

[illegible] ہونے کی وجہ سے [illegible]

[illegible] ساری قدرت [illegible] تمام کائنات

[illegible] قدرت [illegible] دنیا کے پیدا ہونے سے پیشتر تمام کائنات

[illegible] قدرت میں موجود تھی [illegible] قدرت سے پیدا [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] قدرت سے پیدا ہوئے ہیں [illegible]

[illegible] سوامی [illegible] کے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] پیدا ہونے سے پہلے تمام کائنات [illegible] قدرت میں موجود تھی [illegible] دنیا

[illegible] قدرت [illegible] قدرت [illegible]

[illegible] کامل صفت ہے [illegible] کامل قدرت

[illegible] کسی [illegible] جب [illegible] مسلمان

[illegible]

اور پرکرتی حادث ہوئے نہ کہ پرمیشور کی طرح "قدیم" جس کی اولین علت فاعلی "وہی
پرمیشور ہے جتنی میوے پرکرتی کی بھی" دبین علت فاعلی وہی پرمیشور ہے۔ باقی
سب اسی کی مخلوق ہیں۔

یجروید کے اکتیسویں ادھیائے میں جس کا ترجمہ رگ وید آدی بھاشیہ میں موجود
ہے پرمیشور سے کئی باتوں کی پرارتھنا کی گئی ہے جن سے ان پرارتھنا کی ہوئی چیزوں کا انوکی
ہونا اور دعا کے ذریعے حاصل ہونا اور دعا ہی ذریعہ ثابت ہے۔ ان منتروں
میں سے چند فقرات ذیل میں سے لکھے جاتے ہیں۔

"اے پرمیشور میرا من (دل) جو حالت بیداری میں دور دور جاتا ہے اور حالت نیند
و حواس پر غالب اور حاوی ہو کر ان پر حکومت کرتا ہے جو علم و معرفت وغیرہ اعلیٰ اوصاف
کا مظہر ہے جو عالم خواب میں بھی مثل حالت بیداری لطیف اشیاء کو دیکھتا اور ان کی حالت
لطیف میں راحت باطنی کا حظ اٹھاتا ہے جو [illegible]
ور سورج وغیرہ روشن اشیاء کا علم حاصل کرنے والا دیکھنے والا ہے آپ کی
عنایت و رحمت سے وہ میرا من نیک [illegible]
والا [illegible]

"یوگ ابھیاس [illegible] کی تعمیل سے خوشی کا سکھ حاصل کرنے کے لئے
یجروید ادھیائے [illegible] پرارتھنا کی گئی ہے (یجروید [illegible])

"اے پرمیشور آپ کی عنایت سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کے کاموں میں صرف ہو جاوے" آپ کی عنایت سے ہم یوگ کے ذریعے [illegible] حاصل کریں

[illegible]

اور بھی ترقی، تکمیل، کامیابی نہیں ہو سکتی [illegible] اس کی شہرت [illegible] طرح دنیا میں پھیلے
وظیفہ اور صفت [illegible] ایشور مجھے یکساں [illegible] اور [illegible] کی طاقت ہو
مجھ کو ہمت دیجئے کہ میرا [illegible] کا [illegible] آپ کی خدمت سے [illegible]
میں تو نے سچے دھرم کی [illegible] اور [illegible] کھولنے [illegible] اور [illegible] اختیار [illegible]
دیکھو [illegible] اپدیش [illegible] ہو سکتا [illegible]

اور منتر [illegible] ہو سکتا [illegible]
جن میں ایشور کے سوا [illegible] کو [illegible] بھی نہیں جاتا [illegible]
ایشور کا [illegible] اس کا [illegible] تھا کام [illegible] ہمیشہ بھی
مذہبی [illegible] ایشور کی رحمت [illegible] کی
[illegible] کے کرم [illegible] موکش [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible] تکمیل کی
انتہا [illegible] کہ آپ مجھ کو [illegible] کا [illegible] آپ کی خدمت سے [illegible]
ہو [illegible] ایشور کی [illegible] سب [illegible] کی مدد سے [illegible] سچے دھرم
کو [illegible] علم [illegible] اور [illegible] تکمیل و کامیابی نہیں ہو سکتی [illegible]
[illegible] شان کو [illegible] سے [illegible] اور ہو سکا [illegible]
[illegible] کے [illegible] بھی [illegible] نہیں [illegible] جس کے
[illegible] سے [illegible] ہو سکتی ہو
اس [illegible] ہو جاتا ہے [illegible]
[illegible] قسمت کا [illegible] ہے [illegible] لکھا ہے [illegible]
[illegible] دیکھو [illegible] ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک دوسرے [illegible]
[illegible] بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک [illegible] کے [illegible]

[illegible]

خیر کھڑ تو یہ پیش کرے اور وہ بھی فیصلہ کن اور اس پر طرّہ کہ خود پنڈت جی کی زبانی اس مضمون کو ختم کریں گے۔ وہ یہ ہے۔

"جس وقت یہ دو روپ سے مل کر بنی ہوئی دنیا پیدا نہیں ہوئی تھی اس وقت یہی یہ کائنات پہلے علت رغیر محسوس حالت میں تھی، یعنی خفیہ حالت میں بھی نہ تھی کیونکہ اس وقت اس کا کچھ وجود ہی نہ تھا۔ اس وقت ست ایک کل، یعنی کائنات کی غیر محسوس علت بر ہم کو ست کہتے ہیں۔ وہ بھی نہ تھی اور شونیہ یا عدم سے [illegible] پر شدہ کائنات میں جو آکاش دوسرے ہے [illegible] وہ بھی نہ تھا بلکہ صرف صرف پر برہم کی سامرتھیہ رقدرت، جو نہایت لطیف اور اس تمام کائنات سے برتر رپرے ہے علت بالکلیہ ہے موجود تھی .... تمام کائنات اسی کی قدرت سے پیدا ہوئی ہے ..." رگ وید منڈل ... ادھیائے ... ورگ ... منتر ... پنڈت [illegible] صاحب منتر مذکورہ رگ وید کی بحث میں [illegible] قدرت یا سامرتھیہ پر [illegible] کرتے ہوئے کہتے ہیں "اس ابتدائی حالت مادہ کو اس منتر میں لفظ سامرتھیہ (قدرت) سے بیان کیا ہے۔ یہ لفظ مادہ کی حالت کے ناقابل بیان ہونے کی وجہ سے صرف اشارہ کے طور پر ہے۔"

اگر یہ پنڈت جی نے اس ترجمہ میں [illegible] تو کیا [illegible] کہتے ہیں اور [illegible] کی تشریح [illegible] ہے۔ یا یہ ترجمہ صحیح ہے۔ غلط کر [illegible] ہر دو صورت کے اس قدرت کو [illegible] ایک [illegible] سنسکرت کا ترجمہ ہے۔ جس کا [illegible] کی [illegible] قدرت [illegible] وجود یا [illegible] کے ساتھ تشریح کرنے [illegible] جب پرکرتی [illegible] اس کے [illegible] کی [illegible] ثابت ہے [illegible] اور [illegible] کا ذکر [illegible] ہے [illegible] ست اور ست [illegible] کے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] تو اس میں [illegible] کسی قسم کا شک [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] ہوتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] الشمس [illegible]
[illegible] پایا جاتا ہے۔
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] موصوف ہے [illegible]
کی کوئی صفت ہے [illegible]
حالت [illegible]
[illegible]
بیشتر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] موصوف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے [illegible]
[illegible] جب بیشتر [illegible]
[illegible] ہے۔
[illegible] تبدیلی کی حالت [illegible]
[illegible]
[illegible]

قدیم بالذات موجود ہے اور اس کا اعلا نیست۔ ان نے اپنشدوں میں اس پر مناسب زور
کر دیا ہے۔ وہ "تیجس" یعنی وہ اندھا "تم" ہے جس کی لفظی تعریف یا تحدید ادراک
سے ممکن نہیں جس کے متعلق ویدوں اور گیتا میں "اویکت" یعنی غیر ظاہر کی مزید تحدید کی
ہے۔ مرکز یہی مادہ جیو یا پرکرتی خواہ کچھ اور ایشور سے قبل کی ہے۔ جیسے اور
پرکرتی وغیرہ کی بابت کہ سب غلط ہو کیسے تحقیقات ٹھہرایا جاتا ہے جو غلط ہے۔ غرض ان
تمام ویدوں کی پرتی شوکت کے تمام مختلف مسائل اور آخر میں پنڈت دیانند جی کے
بیان مطابق ... معاشرے مسائل کا ... صاف طور سے یہی ثابت ہوتا ہے
کہ ان کا ماننا ان کو تعلق ... ہی پایا جاتا ہے۔

سوم ہم اب آخر میں ہم چند منطقی دلیلوں سے مادہ کا حدوث ثابت کر کے اس مضمون
کو ختم کرتے ہیں جس میں روح کا حدوث بھی شامل ہے۔

(۱) مادہ قدیم اور واجب بالذات ہے ... اور بھی قدیم اور واجب بالذات
ہے تو اس میں استعداد اور تغیرات نہ ہونے چاہئیں۔ لیکن مادہ میں استعداد بالقوہ اور
عدم بالفعل ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس میں تغیرات پائے جاتے ہیں۔ اور قدیم شے
مثلاً الشیء ہمیشہ تغیرات سے پاک ہوتی ہے۔ پس ظاہر ہے کہ مادہ اور روح قدیم
اور واجب بالذات نہیں متغیر ہیں۔ اور جو متغیر ہوتا ہے وہ حادث ہے۔ پس
مادہ اور روح حادث ہوئے ازلی نہیں۔

(۲) اگر مادہ قدیم ہے تو صورت بھی قدیم ہونی چاہئے کیونکہ ان دونوں میں تلازم
ہے لیکن ظاہر ہے کہ صورت قدیم نہیں لہذا مادہ بھی قدیم نہیں ہو سکتا۔ نیز آپ صاحب
کے مادہ کی تعریف ... ہے کیونکہ ہر ایک جسم مادہ اور صورت سے مرکب ہے۔ مادہ کو
محل اور صورت کو حال ... مادہ میں حلول کرنے والی ثابت ہے۔ اور صورت مخصوصہ کا تعلق
ثابت ہے پس مادہ کا حدوث اور عدم وجوب بھی ثابت ہو گیا۔

[illegible] انہوں نے موت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]

پس جس چیز میں حوادث پائے جائیں یا ایک حادث پایا جائے تو وہ ضرور حادث ہوگا۔
لہذا مادہ حادث ہے۔ کیونکہ اس میں حرکت حادث اور سکون حادث پائے جاتے ہیں
جو جسم کے تقاضے عرض ازلی ہیں۔

اسی قیاس پر ہم روح کی ازلیت کا ابطال بھی کر سکتے ہیں۔ اور وہ یوں ہے۔ روح حوادث
سے خالی نہیں۔ جو حوادث سے خالی نہیں وہ حادث ہے۔ پس روح حادث ہے۔ مقدمہ
اول یعنی صغریٰ کی توضیح اس طرح ہے کہ روح دکھ اور سکھ سے خالی نہیں یعنی یا تو وہ
دکھی ہوگی یا سکھی۔ اور یہ امر ناممکن ہے کہ روح نہ دکھی ہو نہ سکھی۔ کیونکہ ارتفاع
نقیضین محال ہے۔ اور یہ بھی ناممکن ہے کہ آن واحد میں روح دکھی بھی ہو اور سکھی بھی
کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے۔ پس روح کے دکھ میں سکھ متحقق نہ ہوگا۔ اور جب روح
دکھی ہوگا تو اس کے سکھ کا وجود نہ ہوگا و بالعکس۔ بلکہ دکھ کے بعد سکھ ہوگا اور سکھ کے
بعد دکھ۔ لیکن ہر دکھ گذر جانے والا اور ہر سکھ زائل ہونے والا ہے۔ لہذا روح کے دکھ
اور سکھ حادث ہوئے۔ اور جس کا عدم جائز ہے اس کا قدم ممتنع ہے۔ اور جو شے غیر فانی
نہیں ہوتی اس کے یہ (عرض) بھی غیر فانی نہیں ہوتے" (دیکھو صفحہ ۱۴۰) پس روح
غیر فانی نہیں فانی ہے۔ ازلی نہیں حادث ہے۔

(۲) آریہ صاحبان کہتے ہیں کہ مادہ جڑ ہے یعنی بے جان ہے۔ لیکن مشاہدہ شاہد
ہے کہ مادہ میں صفت حرکت بھی موجود ہے جو اس کی ذاتی نہیں کیونکہ وہ جڑ ہے۔
بلکہ یہ صفت اس میں کسی دوسری ذات سے پیدا ہوئی ہے لہذا مادہ حادث ہے کیونکہ
صفت کے حدوث سے موصوف کا حدوث عقلاء کے نزدیک مسلم ہے پس مادہ حادث ٹھہرا

(۳) اگر مادہ عالم کو حادث نہ مانا جائے تو ایشور پرماتما کی ذات اور صفات میں نقص
ماننا لازم آئے گا۔ کیونکہ جب مان لیا جائے کہ جیو اور پرکرتی اور یہ مادہ کو اس قادر مطلق
اور سرب شکتیمان نے پیدا نہیں کیا اور نیستی سے ہستی میں نہیں لایا بلکہ [illegible] کی

علاوہ ازلی چیزوں کو وجود عطا کر کے اپنا اثبات بتاتا ہی ہے تو اس کا ان چیزوں کا محتاج ہونا اور اس کی قدرت میں نقص کا ہونا بھی ماننا پڑیگا۔ اور اس کی وقعت اور شان بھاگتی کی رفعت اور شان سے بڑھ کر ماننا پڑیگی۔ اور وہ بے مثل نہ ہوگا۔ محتاج اور نقص با غیر ہو کر وہ بھی حادث ٹھہریگا جو خلاف عقل و نقل اور محال ہے۔ پس محال کا مستلزم بھی محال ہے۔

(د) اگر مادہ قابل فنا ہے تو عالم کا دائمی ہونا اور صورتوں کا ہمیشہ کے لئے یکے بعد دیگرے بطور تبادل آتے رہنا غلط ہوگا۔ اور اگر قابل فنا نہیں تو واجب اور قدیم ہوگا۔ ورایں صورت ہستی واجب الوجود کا شریک ہوگا اور شریک باری تعالیٰ ہونا باطل ہے اسلئے مادہ کا قدیم ہونا بھی باطل ہوا۔ نیز اگر مادہ قابل فنا نہیں تو تعدد واجبات لازم آئیگا۔ یعنی پرمیشور اور مادہ دونوں انادی اور قدیم ہونگے۔ اور بموجب منطق کے قاعدہ کے کہ جن کی جنس نہیں ان کے لئے فصل ضرور ہوگی ان دونوں کے لئے ایک ایک فصل قریب نکلنا چاہئے کیونکہ ما بہ الامتیاز غیر ہوتا ہے ما بہ الاشتراک سے اور واجب الوجود مرکب ثابت ہوگا اور یہ محال ہے۔ پس مادہ حادث ہو کر مخلوق ہوا۔

(ہ) پرکرتی یا مادہ (ترجمہ سوامی جی نے) ۔ اور یہ مادہ ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۳ بھاس پر مترجم کا حاشیہ اور دیکھو صفحہ ۲۹۳ اور اس پر مترجم کا حاشیہ مرکب ہے۔ اور جو مرکب ہے وہ اتصال اور انفصال کے قابل ہے لیکن اتصال اور انفصال جو مادہ یا پرکرتی کے عوارض ہیں حادث ہیں۔ کیونکہ اتصال کے وقت انفصال نہیں ہوتا اور انفصال کے وقت اتصال معدوم ہوتا ہے۔ لہٰذا دونوں حادث ہوئے۔ پس مادہ یا پرکرتی اول مرکب ہونے کی وجہ سے حادث ہوا۔ دوم اپنے عوارض حادثہ کی وجہ سے ان کا معروض ہو کر حادث ہوا۔ کیونکہ جس کا عرض حادث ہے وہ چیز خود حادث ہے۔ پس مادہ یا پرکرتی ازلی یا قدیم نہیں بلکہ حادث ٹھہرا۔

(و) مادہ قدیم نہیں حادث ہے کیونکہ وہ اعیان و اعراض کا مجموعہ ہے۔ اور تمام

اعراض حادث ہیں جیسے کہ بعض کی صورت بدلتی رہتی ہے معدوم ہو جاتی ہے مثلاً سیاہی کے بعد سفیدی اور گرمی کے بعد سردی یا نور کے بعد ظلمت پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جو چیز قدیم ہوتی ہے وہ فنا نہیں ہوتی پس ثابت ہوا کہ اعراض قدیم نہیں ہیں حادث ہیں۔ اعیان بھی سب حادث ہیں کیونکہ عین یا تو جسم ہے یا جوہر اور جسم اور جوہر کو حرکت اور سکون عارض ہیں کیونکہ ہر شے مکان یا حیز میں موجود ہے پس اگر اس سے پہلے بھی اسی حیز یا مکان میں موجود تھی تو ساکن کہلائے ورنہ متحرک۔ اور حرکت اور سکون بسبب عرض ہونے کے حادث ہیں۔ پس جسم اور جوہر جنکو یہ حرکت اور سکون عارض ہیں حادث ہونگے ورنہ لازم آئیگا کہ حوادث ازل میں پائے جائیں۔ اور قدیم کہلائیں اور یہ محال ہے۔ پس جس کا لازم محال ہے اس کا ملزوم بھی محال ہو گا پس جب اعیان اور کل اعراض کا حادث ہونا ثابت ہو گیا تو کل عالم کا حادث ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ کیونکہ کل عالم انہیں دو میں منحصر ہے۔ پس کائنات ازلی نہیں حادث ہے۔

اگرچہ ان منطقی دلائل کے علاوہ اور بھی دلائل ہیں اور پرکرتی وغیرہ کے ازلی ہونے کے خلاف پیش کئے جا سکتے ہیں مگر ہماری دانست میں فی الحال اتنا کافی ہے۔ اور اگرچہ اس اجمال کی تفصیل بھی ہو سکتی ہے اور ایک ایک [illegible] مانی ہوئی شے کی ازلیت کے خلاف دلائل ہم پیش کر سکتے ہیں مگر بخوف طوالت اسی پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ اور راستے ہی سے اس سرب شکتیمان اور "رحیم و کریم" کی مہربانی اور جلال اور قدرت بالکل ظاہر اور اس کی شان ربوبی اظہر ہو سکتی ہے جو مبارک اور واحد حاکم۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ بقا صرف اسی کو ہے۔ اور وہ اس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی گذر نہیں ہو سکتی نہ اسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے اس کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے۔ آمین"

اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ خدا ہم سب کا خالق و مالک ازلی ابدی واجب الوجود ہے وہ قادر مطلق ہے اس کو خلق کرنے کیلئے کسی مسالے [illegible] کی ضرورت نہیں اسلئے خواہ مخواہ خدا کے سوا کسی کو ازلی ابدی اور واجب الوجود ٹھہرانا عبث و تضییع اوقات ہے اس مسئلے میں الجھنے سے ہماری نجات نہیں ہو سکتی اور مطلب یہ ہے کہ ہم انسان جو گناہ کے نیچے ہیں [illegible] کس طرح [illegible] صاف [illegible] کے [illegible] سیدنا مسیح [illegible] شریف [illegible] کے سوا [illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible] جس کے وسیلے سے ہم نجات پا سکیں عزت پائیں

And this is life eternal, that they might know you the only true God, and Jesus Christ, whom you have sent. (John 17:3)

Dear Brothers and Sisters in Christ,

We greet you in the name of our redeemer Lord Jesus Christ,

The religious situation in Pakistan is known to the world, it is the dire need of the day to provide religious plus academic education to all and especially the young generation to face future challenges. We are by God's good grace and providence, in possession of old Urdu Christian literature written by our forefathers and scholars in faith, who were giants in their respective fields and piety, who sought to strengthen the Christian Indo-Pak Church in their respective day through the means of writing theological and apologetical treatises on different religious topics from the viewpoint of Christianity, This literature unfortunately as we know is literally extinct and hard to find anywhere, But we have decided to supply this lack through the means of reprinting these books again in Hard Back format for anybody who is interested in the study and defence of the word of God, This literature is extremely useful for local pastor's and preachers of the native church for expounding the word of God to those who are committed to their care, It is equally true that we are in shortage of resources to get all of the books printed that we currently have, But we will reprint books on demand and will charge an appropriate fee to cover our basic expenses for that particular book or set of books..

For the fulfilment of this divine mission, we most urgently require your cooperation and support especially through your prayers, If in case you happen to have such literature and wish to distribute it to those shepherds in need, you can contact us directly through the mails given below, Your emotional and financial support will make this impossible task possible, We also have our book list of these old books from which you can choose for yourself which book you are looking forward to read.. May God in Jesus Christ pour out his abundant mercies upon you all.

Yours in Christ,

Evg. Yousaf Masih (Founder)
Rev. Michael Joseph...cscentrlr@gmail.com
Evg. Joy Jacob ...advaidesigner@gmail.com